خواب نمبر 17
شرعی حکم و تبصرہ

تھانوی جی نے جب 1332 ھ میں بہشتی زیور کے آخر میں جب مردانہ عضو تناسل میں درازی اور فربی لانے والا نسخہ لکھا
(بہشتی زیور جلد 11 ص 129)

تو کئی دیوبندیوں میں آپ کی مقبولیت بڑھ گئ حتی کہ عزیز الحسن مجذوب کو یہاں تک خارش ہوئی کہ اس نے تھانوی سے یہاں تک کہہ ڈالا کہ

" میرے دل میں بار بار خیال آتا ہے کہ کاش میں عورت ہوتا حضور کے نکاح میں " تھانوی نے کہا ثواب ملے گا "

(اشرف السوانح جدید ایڈیشن حصہ دوم صفحہ 64)

تھانوی جی کو دوسری شادی کا شوق تھا مگر پہلی بیوی سے ڈر بھی لگتا تھا خود ہی کہتے ہیں

"اس کے ساتھ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ منکوحہ اولی سے ڈر بھی لگتا ہے "

(بحوالہ انقلاب اصلاح امت حصہ دوم صفحہ 87)

مگر تھانوی جی دل کے ہاتھوں مجبور تھے تھانوی جی اپنی دوسری بیوی کے متعلق اپنے تصدیق شدہ تصنیف

کا درجہ رکھنے والے ملفوظات حکیم الامت میں فرماتے ہیں

" ان کی سادگی دینداری اور بے نفسی داعی ہوئی .شروع سے ہی ان کی حالت یہ تھی اس وجہ سے میں نے ان کو سعید احمد مرحوم کے لیے تجویز کیا تھا جی چاہتا تھا ایسی اچھی طبیعت کا آدمی گھر میں رہے جب مرحوم کی وفات ہو گئی ان کی گھر میں رہنے کی بجز عقد کوئی صورت نہ تھی "

(ملفوظات حکیم الامت جلد اول صفحہ 99)

اب گھر میں رکھنے کے لیے تھانوی جی نے خواب گھڑ لیا ملفوظات حکیم الامت میں کہتے ہیں

" میں نے ایک یہ بھی خواب دیکھا تھا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا میرے مکان میں تشریف لانے والی ہیں اس سے میں یہ تعبیر سمجھا کہ جو نسبت عمر کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بوقت نکاح حضور کے ساتھ تھی وہ ہی نسبت ان کو ہے یا اس طرف اشارہ ہے "

بحوالہ (ملفوظات حکیم الامت صفحہ 99)

حالنکہ تھانوی جی نے کئی سال پہلے رسالہ امداد میں ایک کشف بھی لکھا

"ایک ذاکر صالح کو مکشوف ہوا کے احقر کے گھر حضرت عائشہ آنے والی ہیں انہوں نے مجھ سے کہا میرا ذہن معا

اس طرف منتقل ہوا کہ کم سن عورت ہاتھ آئے گی اس مناسبت سے کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ کسے نکاح کیا تو حضور کا سن پچاس سے زیادہ تھا اور حضرت عائشہ بہت کم عمر تھیں وہ قصہ یہاں ہے "

(رسالہ امداد 1935 ماہ صفر)
(انقلاب اصلاح امت حصہ دوم صفحہ 87)

کچھ سال پہلے وہ کشف تھا اور صاحب کشف کوئی اور تھا مگر کچھ سال بعد وہ خواب بن گیا اور صاحب خواب خود اشرف علی تھانوی بن گیا .جب شادی ہوئی تو اس کے بعد بھی یہ خوابوں کا سلسلہ بند نہ ہوا کیوں کے اس عمر میں شادی پر لوگوں نے باتیں تو کرنی تھی تو ایک اور خواب پیش کیا گیا

"پرسوں شب گھر میں ایک عجیب خواب دیکھا .دیکھا کہ مدینہ منورہ کی مسجد قبا میں حاضر ہیں .وہیں جناب کی چھوٹی بیوی صاحبہ بھی ہیں یہ انہیں دیکھ کر بہت خوش ہوئیں انہوں نے دریافت فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر دیکھو گی انہوں نے بڑے اشتیاق کے ساتھ کہا کہ ضرور .اتنے میں کسی نے کہا یہ تو عائشہ صدیقہ ہیں. اب یہ بڑے غور اور حیرت سے ان کی طرف دیکھ رہی ہیں کہ صورت شکل وضع ولباس چھوٹی بیوی صاحبہ کا ہے .یہ حضرت صدیقہ کیسے ہو گئیں اتنے میں پھر کسی نے کہا نہیں یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بھو ہیں اب یہ اپنے دل میں اور بھی حیرت کر رہی کہ

حضور کے تو کوئی صاحبزادہ نہ تھے تو بہو کیسی ؟ اتنے میں پھر آواز آئی کہ ہر کلمہ گو حضور کی اولاد ہے اور مولانا اشرف علی جیسے بزرگ تو خاص الخاص اورلاد حضور کی ہیں "
بحوالہ حکیم الامت صفحہ 499,500

ان خوابوں پر تھانوی کے مرید دیوبندیوں نے بھی اس کا بھر پور ساتھ دیا اس کے مرنے کے بعد بھی

مناظرہ بریلی میں مولانا منظور نعمانی مولانا سردار رحمتہ اللہ علیہ کی تردید کرتے ہوے کہتا ہے

"ایک جھوٹ تو آپ نے یہ بولا کہ خود مولانا اشرفعلی صاحب نے وہ خواب دیکھا حالناکہ یہ آپ کا خالص جھوٹ ہے , وہ خواب کسی دوسرے شخص کا ہے

(فتح بریلی کا دلکش نظارہ صفحہ 80)

اب نعمانی جی کو کون بتاے کہ اگر یہ جھوٹ ہے تو اس جھوٹ کا موجد بھی جناب تھانوی جی ہیں
تعطیر المنام میں ہے
"ومن رأى من الرجال احدًمن أزواج النبى صلى اللہ علیہ وسلم و كان أعزب تزوج امرأة صالحہ"
اس کا ترجمہ کرتے ہوے دیوبندی
" وکان أعزب "(دراں حالیکہ کے وہ بے زوج ہو)
کا ترجمہ ہڑپ کر گے اور خیانت کی . اگر ترجمہ کرتے تو خیانت سے بچ جاتے مگر اپنے مقصد سے دور ہوجاتے

دیوبندی مولانا منظور نعمانی نے بھی یہ عبارت اسی طرح خیانت کے ساتھ پیش کی

"علامہ عبدالغنی نابلسی اپنی کتاب تعطیر الانام بتعبھر المنام میں ارقام فرماتے ہیں کہ .اگر کوئی شخص خواب دیکھے کہ ازواج مطہرات امہات المومنین می سے کوئی اس کے گھر تشریف لائی ہیں تو اس کی تعبیر یہ ہے کہ کسی نیک عورت سے اس کا نکاح ہوگا"
(فتح بریلی کا دلکش نظارہ صفحہ 81)

دیوبندی نام.نہاد مناظر ساجد نقشبندی اپنی کتاب" دفاع اہلسنت و جماعت صفحہ 843) میں تعبیر اس طرح نقل کرتا ہے

"اور جس کسی شخص نے خواب میں ازواج مطہرات میں سے کسی کو دیکھا تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ ایک صالحہ عورت سے شادی کرے گا"

جبکہ تعطیرالمنام میں ہے کہ
"جس کسی شخص نے اذواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی (خواب میں)زیارت کی وہ کنوارا ہو تو اس کی نیک عورت سے شادی ہو جاے گی "

وضاحت یہ کے امہات المومنین اب جنت میں ہیں اور دیکھنے والا بھی جنت میں ہے اور جنت میں کوئی بے زوج نہیں(مسلم 5062 وما فی الجنۃ اعزب) پس اس بے زوج کی جنتی عورت سے شادی ہوگی

دیوبندیوں نے (وکان اعزب) کا ترجمہ ہی نہیں کیا کیوں تھانوی کنوارہ نہیں تھا شادی شدہ تھا

تھانوی جی کا اپنی محبوبہ سے ملنے کے لئے جھوٹے خواب گھڑنا اور اس کو ام المومنین عائشہ صدیقہ سے تشبیہ دینا پھر اس تشبیہ پر اپنی من پسند تعبیر کی عمارت استوار کرنا اور "کم سن عورت ہاتھ لگے گی " جیسے عامیانہ الفاظ استعمال کرنا..اور وہ قصہ یہاں کہہ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اپنی طرح کشف تراش اور خواب گھڑنے والا بتانا (گستاخی)ضرب (گستاخی) ضرب(گستاخی) ہے .بیوی کو اپنی ماں کا درجہ دینے والے کی بیوی اس پر حرام ہوجاتی ہے اور اپنی ماں کو تشبیہی طور پر اپنی بیوی جاننے والا بے غیرت تو دائرہ اسلام سے ہی خارج ہوجاتا ہے .

اسلامی تعلیمات کی رو سے جھوٹے خواب ایجاد کرنا ہرگز جائز نہیں. اور ناپسندیدہ خواب دیکھ کر تعوذ باللہ کی تعلیم دی گئ اور ان کو آگے بیان کرنے سے روکا گیا ..پھر جو لوگ بیداری میں گستاخانہ عبارات لکھ چکے ہوں پھر ان کے گستاخانہ خوابوں کی کوئی درست تعبیر ان کے لیے کیسے کیونکر سودمند ہوسکتی ہے جب ان کے خواب خیال ایک جیسے نظر آئیں

دوبند کے کس مولوی سے یہ کہہ کر تو دیکھیے کہ

.

رات شیطان کو خواب میں دیکھا
ساری صورت جناب کی سی تھی

پھر آپ لاکھ عمدہ تعبیر پیش کریں اس سے آپ کا اہل حق ہونا ثابت ہوتا ہے ورنہ وہ دھوکہ دینے کیلئے آپ کی صورت میں نہ آتا ... دیوبندی صاحب یہ اچھی تعبیر سن کر بھی اس خواب کو اپنی گستاخی ہی کہیں گے ...
من گھڑٹ خواب کبھی کشف کہہ کر کبھی خواب کہہ کر اپنی بد باطنی کا اظہار کیا گیا ....

ہوسکتا ہے کوئی دیوبندی حدائق بخشش جصہ سوم پر اعتراض کر ے کیوں کہ اس خواب پر خیانت بھری تعبیروں کے علاوہ ان کے پاس کچھ نہیں تو اس کے لیے عرض ہے کہ بنت ام زرع کے متعلق ام لمومنین کے الفاظ (مل ء کسھا) کی جو شرح شارحین حدیث نے کی وہ ہی ان متنازعہ اشعار میں مذکور ہے اور اشعار تشبیب قصیدہ کے اندر ہیں .پھر حدائق بخشش حصہ سوم کی ترتیب کا ذمہ دار مرتب ہے اس نے بھی علیحدہ کی سرخی لگائی ,پھر اس نے توبہ بھی شائع کی .اللہ توبہ کرنے والے کو پسند کرتا ہے ,مگر دیوبندیوں کو نہ تو خود توبہ کرنا پسند ہے نہ ہی دوسرے توبہ کرنے والے پسند ہیں ویسے بھی دیوبندی عالم کا کہنا ہے کہ

"املائی کتابوں میں استاتذہ یا مقرر کے علاوہ سامع اورجامع الفاظ و تخیلات اور تعبیرات بھی شریک ہوتے ہیں.اس کی پوری ذمہ داری استاد پر ڈالنی جائز نہیں الا یہ کہ استاذ کی نظر سے وہ گزرے اور استاذ اس کی تصدیق کر دے تو پھر اس کی ذمہ داری ہوگی ورنہ املاء کرنے والے کی"
(مولانا عبیداللہ سندھی کے علوم افکار صفحہ 68)

اصلاحِ انقلابِ اُمّت

ہر شعبۂ زندگی میں مُسلمانوں کے بگاڑ کی تشخیص اور اُس کا علاج

حکیم الاُمّت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی قدس سرہٗ

اِدارۃُ المعارف کراچی ۱۴

اصلاحِ انقلابِ اُمّت

جلد دوم

مسلمانوں کی زندگی کے ہر شعبے میں پھیلی ہوئی کوتاہیوں کی نشان دہی نیز
عبادات، نکاح وطلاق، حقوق العباد اور دیگر معاشرتی معاملات سے متعلق
معاشرے میں پھیلی ہوئی غلط فہمیوں کا شریعت کی روشنی میں حکیمانہ علاج

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی قدس سرہ

تسہیل وتزیین

صوفی محمد اقبال قریشی
ناظم ادارہ تالیفاتِ اشرفیہ ہارون آباد

مولانا حسین احمد نجیب
رفیق دار التصنیف دار العلوم کراچی

ادارۃ المعارف کراچی ۱۴

ضمیمہ ثانیہ

در نقل رسالہ

الخطوب المذیبۃ للقلوب المنیبۃ

متعلقہ بعض اغلاط متعلقہ تحریم محللات

کہ خطے یکے از کارانست؛

برادر عزیزم سلمہٗ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ، آں عزیز کے استفساری خط کی رسید اور تعجیل (جلدی) جواب نہ ہوسکنے کا عذر اس خط کے آنے کے ساتھ ہی جس کو آئے ہوئے تقریباً پچیس روز ہوگئے ہوں گے، ایک کارڈ پر لکھ چکا ہوں گو مجھ کو بفضلہٖ تعالیٰ بخار سے نجات ہوگئی ہے، لیکن ضعف و نقاہت سے کسی معمولی سے معمولی کام کی بھی ہمت نہیں ہوتی، مگر ساتھ ہی آں عزیز کے انتظار کے تصور سے اضطراب اور خود اس جواب کا بھی غالباً بعض مضامین مفیدہ کو متضمن ہونا (شامل ہونا) یہ دونوں امر متقاضی ہیں کہ بنامِ خدا جواب شروع تو کر ہی دوں، اتمام قبضۂ قدرتِ الٰہیہ میں ہے، اس لئے اختصار کے ساتھ مگر قدرے ضروری تفصیل کے ساتھ جوابِ خط لکھتا ہوں،

آں عزیز نے لکھا ہے کہ اتنا معلوم ہوا کہ اس جدید تعلق سے بھابی صاحبہ کی حالت میں بہت تغیر ہوگیا ہے، اور آپ کو بھی کچھ باعثِ مسرت نہ ہوا،

عزیز من! یہ دونوں امر صحیح ہیں، اس تفصیل کی تو حاجت نہیں کہ کیا تغیر ہوا؟ اور اس تغیر کے سبب مجھ کو کیا تکدر رہا؟ کیونکہ اوّل تو اس کی حقیقت معلوم ہونا مشاہدہ پر موقوف ہے، دوسرے کم شخص ایسے ہوں گے جنھوں نے اس کے نظائر کا مشاہدہ نہ کیا ہو اس لئے یہ تفصیل بیکار ہے،

تغیر کے اسباب البتہ نتیجہ خیز بات اس تغیر کے اسباب کی تحقیق ہے، جس کی تقریر سے خود نتیجہ تک ذہن پہنچ جائے گا، اور ممکن ہو آخر میں اس کی کچھ تصریح بھی کر دی جائے، سو ان اسباب کا مجموعہ راجع ہے دو امر کی طرف، ایک حد سے زیادہ جاہل ہونا طبقۂ اناث (عورتوں) کا، خواہ جہل علمی یعنی ناواقفی شرائع (علمی جہالت یعنی شریعت سے ناواقفیت ہونا) خواہ جہل عملی جس کو ہمارے محاورہ میں جہالت کہتے ہیں، جس کے شعبوں میں زیادہ تر دخل بدگمانی و بدزبانی و کبر

بل بیٹھ کر سر جھکا کر دست بستہ درود شریف بہ آواز بلند پڑھنے لگی، حضورؐ کی پشت مبارک کی طرف انہیں اپنے حقیقی چچا بھی کھڑے ہوتے نظر پڑے جو ان کے بچپن میں اجمیر کے تالاب میں غرق ہو چکے تھے، ان کو دیکھ انہیں ذرا ڈھارس ہوئی اور یہ ان کے ہاتھ سے لپٹ گئیں حضور انورؐ نے تبسم کے ساتھ شفقت و دلدہی کے لہجہ میں فرمایا: دل کی صاف ہے۔

اس کے بعد یہ کہتی ہیں کہ مجھے اپنی ماں اور بہن یاد پڑیں کہ انہیں بھی دوڑ کر بلا لاؤں اور زیارت کرا دوں۔ بس اسی میں آنکھ کھل گئی۔

تعبیر جو کچھ بھی ہو میرے لئے تو ایسا مجرد خواب بھی باعث رشک ہے۔

ا۔ مجھ کو اس رشک پر رشک ہے، یہ رشک دلیل ہے عشق کی۔ اللہ مجھ کو بھی ایسا عشق نصیب کرے۔

بریں خواب گر جان فشانم کم ست

خواب کوئی حجت شرعیہ نہیں، مگر رویاء صالحہ کا مبشرات میں سے ہونا یہ حجت شرعیہ سے ثابت ہے۔ اس لئے اس کو بشارت سمجھنا اور اس پر مسرور ہونا شرعاً ماذون فیہ ہے۔ کسی کا حضرت عائشہؓ کہنا اشارہ ہے وراثت فی بعض الاوصاف کی طرف۔ اس کا ذکر ایک خاص عنوان سے اصلاح انقلاب میں بھی ہے اس کے بعد جو گیا اس کی توجیہ خود خواب میں ظاہر کر دی گئی جس میں ایک گندہ کو طاہر بنا لینے کی بھی بشارت ہے اللہ تعالیٰ اس کو اپنی رحمت سے راست لاوے پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تجلی تو پوری ہی دولت ہے اس کا کیا پوچھنا۔ اور صفائی دل کی بشارت جس درجہ کی فال نیک ہے ظاہر ہے و مبارک ہے۔ غرض اس خواب سے جس جس کا تعلق ہے سب محل مبارکباد ہیں اور ساتھ ہی آپ بھی کہ ایسی مقبول بندی کے مالک ہیں۔ نعمت کا مالک ہونا بھی کم نعمت نہیں۔

عریضہ ابھی ختم نہیں ہوا۔ ایک نازک فقہی مسئلہ باقی ہے۔

م۔ "اصل غرض جو عریضہ کی تھی وہ تو ختم ہو گئی۔ ایک فقہی مسئلہ عرصہ سے دریافت کرنا چاہتا تھا۔ اس وقت یاد پڑ گیا۔ وہ یہ کہ آیا حرام کمائی سے بھی انتفاع کی کوئی صورت ہے؟ ایک پیشہ ور دولت مند عورت اب اپنے پیشہ سے تائب ہو کر نکاح میں آنا چاہتی ہیں۔ ان کے

نقوش و تاثرات

حکیم الامت

حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہ

کی آخری بیس سالہ صحبتوں کا ایک مرقع

[illegible]

بعد نظر ثانی ترمیم و اضافہ

عبدالماجد دریابادی

مکتبہ مدنیہ

[illegible]

سنہ ۱۹۴۱ء

(۱۰۵)

سنہ ۱۹۴۱ء میں مراسلت کی ابتدا کی ایک دل کش خواب سے ہوئی۔ اور یہ ایک بار پھر مستحضر کر لیجئے کہ جہاں تک حضرت کے ساتھ عقیدت کا تعلق ہے، میرے گھر میں مجھ سے بڑھی ہی ہوئی تھیں، گو میری ہی طرح وہ بھی ضابطہ سے مرید حضرت کی نہ تھیں، بہرحال اب ۲۵ فروری کا عریضہ ملاحظہ ہو۔

م: عافیتِ مزاج کا طالب و دُعا گو ہوں۔

ا: الحمد للہ خیریت سے ہوں۔

م: پرسوں شب میں گھر میں ایک عجیب خواب دیکھا۔ دیکھا کہ مدینہ منورہ کی مسجدِ قبا میں حاضر ہیں۔ وہیں جناب کی چھوٹی بیوی صاحبہ[1] بھی ہیں، یہ انہیں دیکھ کر بہت خوش ہوئیں، انھوں نے دریافت فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر دیکھو گی؟ انھوں نے بڑے اشتیاق کے ساتھ کہا کہ ضرور، اتنے میں کسی نے کہا کہ یہ تو عائشہ صدیقہؓ ہیں، اب یہ بڑے غور اور حیرت سے ان کی طرف دیکھ رہی ہیں کہ صورت شکل، وضع و لباس چھوٹی بیوی صاحبہ کا ہے۔ یہ حضرت صدیقہؓ کیسے ہو گئیں۔ اتنے میں پھر کسی نے کہا کہ نہیں یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بہو ہیں اب یہ اپنے دل میں اور بھی حیرت کر رہی ہیں کہ حضورؐ کے تو کوئی صاحبزادہ ہی نہ تھے، تو بہو کیسی؟ اتنے میں پھر آواز آئی کہ ہر کلمہ گو حضورؐ کی اولاد ہے اور مولانا اشرف علی جیسے بزرگ تو خاص الخاص اولاد حضورؐ کی ہیں۔ ان کی بیوی حضورؐ کی بہو ہی کہلائیں گی، اس کے بعد صحن مسجد سے انہیں ہمراہ لے کر چھوٹی بیوی صاحبہ مسجد کے اندرونی درجہ میں داخل ہوئیں۔ وہاں ایک دروازہ سا کھلا، اور اس کے اندر سے بجائے تصویر کے خود حضورؐ کا جلوہ مبارک نظر آیا۔

آگے بیان کرتی ہیں کہ نورانیت اس غضب کی تھی کہ میں چہرہ پر نظر نہ جما سکی۔ گھٹنوں کے

---

[1] یعنی حضرت کی محل خورد

خلاف بھی سمجھتا تھا کہ اس کی عمر کو ضائع کرنا ہے، اسی طرح ایک زمانہ گزر گیا، اس اثنار میں ایک ذاکر صالح کو مکشوف (کشف) ہوا، کہ احقر کے گھر حضرت عائشہ رضؓ آنے والی ہیں، انھوں نے مجھ سے کہا، میرا ذہن معًا اس طرف منتقل ہوا، اس مناسبت سے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضؓ سے نکاح کیا، حضور کا سن شریف پچاس سے زیادہ تھا اور حضرت عائشہ رضؓ بہت کم عمر تھیں، وہی قصہ یہاں ہے مگر میں نے اس کی طرف زیادہ توجہ نہیں دی، پھر میرے ایک دوست نے ایک بہت بڑے شیخ کامل کو جو اس وقت افادۂ خلائق (مخلوق کو فائدہ پہنچانے) میں مشغول ہیں، خواب میں دیکھا کہ وہ میری آمدنی کی تقسیم کا ایک خاص طریقہ بتلا رہے ہیں، کہ جس طرح گاہ گاہ میرے ذہن میں بطور احتمال خطور کیا کرتا تھا، کہ اگر ایسا امر ہوا تو آمدنی کو اس طرح تقسیم کیا کروں گا، اور میں نے اس کا کسی سے ذکر بھی نہیں کیا تھا، تو خواب میں وہی طریقہ یا اس کے قریب قریب (مدت گزرنے سے اچھی طرح یاد نہیں) وہ بزرگ بتلا رہے ہیں، اُن دوست نے جو عالم ہیں مجھ سے ذکر کیا، میں اس سے بھی وہی واقعہ سمجھا، مگر باوجود ان سب منامات و مکاشفاتِ صلحار (نیک لوگوں کے خواب اور کشف) کے میں نے اس قصہ کو اپنے دل میں زیادہ جگہ نہیں دی، اور اس کی مدافعت (روک تھام) کی کوشش کی، یہاں تک کہ اس رمضان ۱۳۳۴ھ کے نصف کے بعد پھر میں نے خواب دیکھا کہ خواب اوّل سے زیادہ مؤثر (اثر والے) عنوان سے مجھ کو اس طرف متوجہ کیا جاتا ہے، اور اس کے ساتھ ہی یہ بھی کہا جاتا ہے کہ منکوحۂ اولیٰ سے ڈر لگتا ہے،

اس خواب کے بعد طبیعت میں وہی تقاضا جو مٹا دیا گیا تھا یا دبا دیا گیا تھا پہلے سے بہت زیادہ قوت کے ساتھ پیدا ہوا، اور وہ اپنی قوت سے ایسا غالب آیا کہ میں اس کی مخالفت نہ کر سکا، اور سب مصالح و موانع (مصلحتیں اور رکاوٹیں) مغلوب ہو گئے، یہاں تک کہ میں نے ایک عزیز کو اس پیام لے جانے کے واسطے تجویز کیا، اور ان سے ذکر کیا، انھوں نے ایک بڑے شیخ کا جو کہ ظاہری و باطنی افادہ میں بفضلہٖ تعالیٰ مشغول ہیں نام لیا، کہ انھوں نے مجھ سے تصریحًا فرمایا تھا کہ ایسا ہو جانا بہتر ہے مگر لحاظ اس کے اظہار سے مانع رہا تھا اس کو ظاہر کر دیا، چونکہ اہل اللہ کے قلب میں بوجہ نورانی ہونے کے اکثر امر صواب وارد ہوتا ہے، اس سے کسی قدر اپنے خوابوں کا اور دوسرے صلحار کے مکاشفات وغیرہا کا محض اضغاثِ احلام (پراگندہ خواب) نہ ہونا راجح ہونے لگا، آخر اس عزیز کا پیام لے کر روانہ کر دینا طے کر لیا گیا، ہنوز (ابھی) وہ روانہ نہ ہوئے تھے، میں ایک بار خلوت میں بیٹھا تھا دفعۃً (اچانک) خیال آیا کہ ظاہر میں یہ معاملہ بے ربط سا معلوم ہوتا ہے، معلوم نہیں

بلکہ بعض کیلئے یہ چیزیں حجاب ہیں اور مجھ جیسے کمزور کے لئے تو یہ چیزیں حجاب ہی ہو جاتیں اپنی حالت سے میں ہی خوب واقف ہوں۔ بس مجھے تو یہ ہی حالت پسند ہے کہ جو احکام معلوم ہوں ان پر عمل کر لوں اور وہی اپنے دوستوں کو بتلا دوں۔

ملفوظ ۱۱۲: حضرتؒ کے عقد ثانی کا واقعہ

ایک مولوی صاحب نے عرض کیا کہ حضرت عقد ثانی کا داعی کیا پیش آیا تھا فرمایا ان کی سادگی دینداری اور بے نفسی داعی ہوئی۔ شروع ہی سے ان کی یہ حالت تھی اسی وجہ سے میں نے ان کو سعید احمد مرحوم کیلئے تجویز کیا تھا۔ جی چاہتا تھا کہ ایسی اچھی طبیعت کا آدمی گھر میں رہے جب مرحوم کی وفات ہوگئی ان کے گھر میں رہنے کی بجز عقد کے کوئی صورت نہ تھی اور یہ بات مجھ کو بعد میں معلوم ہوئی کہ علاوہ میرے خاص دوستوں کے حضرت مولانا خلیل احمد صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی بھی یہی رائے تھی کہ ایسا ہو جانا چاہئے۔ بلکہ یہ بھی فرمایا تھا کہ وہ اپنے گھر میں سے اس معاملہ میں ڈرتا ہے۔

واقعی مجھے جو اس میں تردد تھا وہ یہی تھا مجھے پہلے گھر کے مزاج سے اندیشہ تھا اور وہ اندیشہ واقع بھی ہوا گو اب بحمد اللہ اس کا اثر باقی نہیں رہا۔ میں نے ایک مرتبہ اس کے متعلق خواب دیکھا کہ میں کسی سے پوچھ رہا ہوں کہ اگر عقد ثانی ہو گیا تو بڑے گھر میں سے کیا کریں گی تو یہ جواب ملا کہ وہ بیٹھی ہوئی قرآن پاک پڑھا کریں گی نیز اس کے متعلق میں نے ایک یہ بھی خواب دیکھا تھا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا میرے مکان میں تشریف لانے والی ہیں۔ اس سے میں یہ تعبیر سمجھا کہ جو نسبت عمر کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بوقت نکاح حضور کے ساتھ تھی وہ ہی نسبت ان کو ہے یہ شاید اس طرف اشارہ ہو۔ میں نے اس کے متعلق ایک رسالہ بھی لکھا ہے الخطوب المذیبہ اس کا نام ہے اس میں واقعہ کی حقیقت کو ظاہر کر دیا ہے اور رسالہ کے لکھے جانے کے داعی میرے بھائی منشی اکبر علی صاحب مرحوم ہوئے تھے انہوں نے ایک خط میں مجھ سے استفسار کیا تھا کہ آخر ضرورت ہی نکاح کی کیا پیش آئی تھی اصل میں تو ان کو جواب دینا تھا وہ بہ شکل

تعطير الأنام

في

تعبير المنام

٢٢/٢٥
دار الإفتاء والإرشاد
ناظم آباد، كراتشي

تأليف
الشيخ عبد الغني بن إسماعيل النابلسي
المتوفى سنة ١١٤٣ هـ.

دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

والأنصار وأبناء الأنصار وأبناء أبناء الأنصار، رؤيتهم في المنام تدل على التوبة والمغفرة. والمهاجرون تدل رؤيتهم على حسن اليقين والثّقة بالله تعالى والخروج عن الدّنيا والزهد فيها والصدق في القول والعمل.

أبو بكر الصدّيق رضي الله عنه: تدل رؤيته على الخلافة والإمامة والتقدّم على الأقران والحظ الوافر عند ذوي الأقدار. وربما دلّت رؤيته على الإنفاق في سبيل الله تعالى بالمال والولد وعلم الحفظ والصداقة. وتدلّ رؤيته على الصدق في المقالة والشيخوخة والرأي السديد. وتدل على النّكد من جهة بعض أولاده البنين أو البنات، وعلى الخوف والاختفاء والنجاة من الشدائد، والغزو في سبيل الله، والحج والنصر على الأعداء، والعلم.

ومن رأى أبا بكر الصدّيق رضي الله عنه حيًا أكرم بالرأفة والشفقة على عباد الله، ومن رأى أنه جالس مع أبي بكر رضي الله عنه، فإنه يتبع الحق ويكون مقتدياً بالسنّة ناصحاً لأمة محمد ﷺ.

أزواج النبي ﷺ: رؤيتهن في المنام تدلّ على الأمهات، وتدلّ على الخير والبركة والأولاد وأكثرهم البنات. والمرأة إذا رأت عائشة رضي الله عنها في المنام، نالت منزلة عالية وشهرة صالحة، وحظوة عند الآباء والأزواج. وإن رأت حفصة رضي الله عنها دلّت رؤيتها على المنكر. وإن رأت خديجة رضي الله عنها، دلّت على السعادة والذرية الصالحة. ومن رأى من الرجال أحداً من أزواج النبي ﷺ وكان أعزب، تزوج امرأة صالحة. وكذلك إن رأت المرأة أحداً منهن دلّت رؤيتها على عمل صالح يكفيها.

إنسان: من رأى في المنام شخصاً واحداً من بني آدم مجهولاً لا يعرفه في اليقظة، ولا يشبهه. فربما كانت رؤيته تلك النسمة نفسه التي بها أراه الله تعالى. فإن رأى تلك النسمة تفعل خيراً ربما كان فاعله. وإن رآها في المنام تفعل شرًا كان هو مرتكبه. وإن رأى اثنين فإن كان خائفاً أمن، وإن رأى ثلاثة فإن ذلك دليل على الورع من ارتكاب المحارم ومن رأى رجلاً يعرفه دلّت رؤياه على أنه يأخذ منه أو من شبهه شيئاً. ومن رأى كأنه أخذ منه شيئاً يحبه نال منه ما يؤمله إن كان من أهل الولاية. فإن رأى كأنه أخذ منه قميصاً جديداً، فإنه يوليه. فإن أخذ منه حبلاً فإنه عهد. فإن رأى كأنه أخذ منه مالاً فإنه ييأس منه ويقع بينهما عداوة وبغضاء. والمعروف من كل آدمي، فإنه دال على نفسه أو جنسه أو شبهه أو بلده أو صناعته. فمن رأى إنساناً معروفاً انتقل ذلك الإنسان إلى رتبة عالية، أو كان ذا رتبة عالية انحط قدره، أو نزلت به آفة. فإن ذلك يدلّ على نزول الخير أو الشر به كما رأى. ويكون ذلك مثلاً بمثل أو يكون النقص فيه زيادة في عدوّه، أو الزيادة في الرائي نقصاً في عدوه. فإن لم يكن ذلك وإلا كان عائداً على من هو من جنسه أو شبهه أو هو في بلده.

أنف: الأنف في المنام، دالّ على ما يتجمل به الإنسان من مال أو والد وولد أو أخ أو زوج

ملفوظات حکیم الامت